سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ تعالیٰ مفتیٔ اعظم سعودی عرب

(ترجمہ) مولانا سیف الرحمٰن بی اے

دین کو سیاست سے علیحدہ تصور کرنا کفر ہے

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

کچھ دن ہوئے حسن تہامی مصری حکومت کا نمائندہ بن کر امریکہ گیا، وہاں جاکر اس نے اپنی تقریر میں اسلام اور علمائے اسلام کے خلاف کافی زہر اگلا۔ اس نے علمائے دین اور اسلامی جمعیتوں اور تنظیموں پر پابندی لگانے اور دین کو حکومت سے الگ تصور کرنے کی تجویز پیش کی کہ مصر کے صدر انور سادات کی زیر نگرانی ایک کمیٹی قائم کی جائے جو سادات کی تعلیمات اور معتقدات سے لوگوں کو روشناس کرائے اور تمام دینی جمعیتیں اور تنظیمیں اس کی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کا خاکہ لوگوں کے سامنے پیش کریں وغیرہ۔

اس کی تقریر اخبار "المدینہ" بابت ۲۱-۵-۱۳۹۹ھ میں پڑھ کر مفتیٔ اعظم سعودی عرب سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ نہایت کبیدہ اور رنجیدہ خاطر ہوئے۔ اس تقریر کو اسلام پر کھلا حملہ تصور کرتے ہوئے اس کے دفاع میں مندرجہ ذیل فتوٰے بعنوان "حکم فصل الدین عن الدولۃ" زیب قلم پر لانے کے لیے مجبور ہوئے۔

سب سے پہلے مفتی صاحب نے اس کی تقریر کا خلاصہ اور قابلِ اعتراض تجویزات کے اقتباسات کا ذکر کیا۔ بعد ازاں اس کو تنقیدی کسوٹی سے پرکھا اور کتاب و سنت کے دلائل سے ثابت کیا کہ دین کو حکومت سے الگ تصور کرنا یا حکومت کو دین سے جدا تصور کرنا فی الحقیقت اسلام پر کھلا حملہ ہے اور یہود و نصاریٰ کی اعانت ہے اس لیے انہوں نے مسلمانانِ عالم کو عموماً اور مصری حکومت کو خصوصاً مخلصانہ نصیحت کی ہے کہ دینِ اسلام جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا اس کو سمجھنے کی کوشش کریں اور دین اور سیاست کو دو الگ الگ شعبوں میں مت تقسیم کریں کیونکہ ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

ہمارے موجودہ سیاستدانوں کے لیے بھی اس میں پند و موعظت ہے جو کہتے ہیں کہ علمائے دین کا اسمبلی میں کیا کام؟ یہ مسجدوں میں جاکر اللہ اللہ کریں اور محراب و منبر کو سنبھالیں۔ ان لوگوں کو وزارتوں، صدارتوں اور اسمبلی کی کرسی سے کیا واسطہ؟ کیونکہ کرسیٔ وزارت ہو یا صدارت قومی اسمبلی کا الیکشن ہو یا صوبائی کا سبھی دین کے لیے زہر ہلاہل کا حکم رکھتے ہیں۔ ایک پختہ ایمان والا اور خدا ترس انسان ایسے کاموں کو دُور سے سلام کہتا ہے کیونکہ وہاں پر دین و ایمان کی دولت محفوظ نہیں رہتی۔ حالانکہ ان کی یہ خام خیالی ہے کیونکہ ماضی کی تاریخ میں ایسے بیشمار انمول موتیوں کی جھلک پڑتی ہے جو دین و دنیا میں لوگوں کے امام تھے۔ اس کے باوجود دنیاوی گرد و غبار ان کی ایمانی چمک کو چھپا نہیں سکی۔ ہمارے ان علماء کے لیے بھی انتباہ ہے جو تسبیح و مصلی کو دین سمجھتے ہیں اور دین کی سرحدیں محراب و منبر تک محدود رکھنا چاہتے ہیں اور تاج و تخت کے لیے غیر اسلامی ذہن کے لوگوں کا انتخاب کرتے ہیں۔

اس تمہید کے بعد مفتیٔ اعظم سعودی عرب کا فتوٰی اردو میں ملاحظہ فرمائیے،

سیف الرحمٰن بی۔اے

تقریر کے اہم نکات! ۱۔ مصری گورنمنٹ کی طرف سے ایک کمیٹی قائم کی جائے۔ ملک کی تمام اسلامی جماعتیں یونیورسٹی، کالج اور تدریس کے تمام دین پسند طلباء اور مسجدوں کے ائمہ اس کمیٹی کی تعلیمات اور ہدایات کی روشنی میں اسلام کا خاکہ ہیں۔ وہ اپنی طرف سے کسی قسم کی اسلامی تعلیمات پیش کرنے کے مجاز نہیں ہوں گے۔

۲۔ اسلام کے خلاف جنگ کرنے کے لیے نیا طریقہ اختیار کیا جائے جو مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہو۔

ا: اس عقیدہ کو ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کیا جائے کہ سیاست اور دین دونوں ایک درخت کی دو شاخیں ہیں۔ دیگر الفاظ میں اس تصور کو ختم کیا جائے کہ سیاست کا دین سے الگ کوئی وجود نہیں۔

ب: جو لوگ اسلامی افکار، نظریات اور معتقدات کے حامل ہیں بتدریج ان کے وجود کا مادی و معنوی اور فکری لحاظ سے خاتمہ کیا جائے۔

۳۔ مذکورہ بالا دونوں مقاصد کی خاطر ہر ممکن سعی بروئے کار لائی جائے خاص کر مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

ا : ملک میں ایسی سیاست ہو جس میں طریقہ تعلیم میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ پارلیش اور متدین طبقہ کے لوگوں کو علیحدہ فوجی تنظیم بنانے پر پابندی عائد کی جائے۔ ایسے ذرائع اختیار کیے جائیں جن کے باعث ان کی تنظیم میں شگاف پڑ جائیں اور تفرقہ بازی اور گروہ بندی کا شکار ہو جائیں۔ ان کی تمام سرگرمیوں اور مخلصانہ مساعی کو ریاکاری اور دکھلاوا کا نام دے کر بدنام کیا جائے۔

ب : موجودہ سرداروں اور چوہدریوں کی سیاست قائم رہے۔ ان سرداروں کو دینی لیڈروں اور علمائے اسلام پر فوقیت حاصل ہو، افسران کے فیصلہ کو علمائے دین پر جبراً ٹھونسا جائے۔

۴۔ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر اپنے ملک میں اور بیرون ملک یہود و نصاریٰ سے تعاون حاصل کیا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کی تقریر کی صحت اور عدم صحت پر مجھے کامل یقین نہیں۔

علماء کا فریضہ: اس کے باوجود مجھ پر اور تمام مسلمان علماء پر فرض عائد ہوتا ہے کہ حق بات کہیں، دین حق کی نصیحت کریں۔ برائی اور بدعات کے انجام سے ڈرائیں کیونکہ یہ تقریر کئی ایسے امور پر مشتمل ہے جو اسلام کے دائرہ سے خارج کرنے والے ہیں۔ مزید برآں مصر کے علاقہ میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے والوں کو قتل، قید اور شدید ترین جسمانی عقوبت دے کر ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے علماء کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی ہے کہ حق کی ترویج اور نشر و اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ۔ (آل عمران)

جب اللہ عزوجل نے اہل کتاب سے یہ پختہ عہد کر لیا کہ تمہیں اس (کتاب) کو لوگوں کے سامنے ضرور بیان کرنا ہوگا اور اس کتاب (کے احکام) چھپانے کی کوشش مت کرنا۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

لولا ینھاھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا یصنعون (المائدۃ)

اللہ والے اور علماء (یہود و نصاریٰ) کو گناہ کی بات کہنے سے کیوں نہیں روکتے۔ ان کا یہ کام (حرام مال کھانے سے گریز نہ کرنا) بہت برا ہے۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (الاعراف)

جب ان (یہود) میں سے ایک جماعت نے (ان کے علماء سے) کہا تم ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے جن کی اللہ کی طرف سے ہلاکت و بربادی کی تیاریاں ہو چکی ہیں، ان پر شدید ترین عذاب نازل ہونے والا ہے؟ انھوں نے جواب دیا اگر ہماری وعظ و تذکیر اُن پر بے سود اور بے اثر ہے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ہم (قیامت کے روز) اللہ کی بارگاہ میں اپنی معذرت پیش کر سکیں گے (کہ الٰہی!) ہم نے بارہا اُن کو نیکی کی تلقین کی اور منکرات اور فواحش کے انجام بد سے ڈرایا مگر ہماری تمام وعظیں ان کے لیے صدا بصحرا ثابت ہوئیں) اور ان کو اس لیے بھی نصیحت کرتے ہیں شاید ہماری کوئی بات ان پر اثر کر جائے تو وہ پرہیزگاری اختیار کر لیں۔

حکومت کو دین سے الگ تصور کرنا کفر ہے

میں کہتا ہوں حکومت کو دین سے جدا تصور کرنا اللہ کے ساتھ بہت بڑا کفر ہے اس لیے کہ اس نے نہ صرف خود کفر کیا بلکہ اللہ کے کثیر التعداد بندوں کو کافر بنانے کی ناپاک سعی کی اور دین اسلام کو فروغ دینے کی بجائے کفر و الحاد اور یہود و نصاریٰ کے مذاہب کو مسلمانوں میں رائج کرنے کی بری سکیم سوچی ہے۔ مزید بر آں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف دشمنانِ اسلام کی اعانت اور اللہ کے دشمنوں سے محبت اور دوستی کی پینگیں بڑھانے کی تگ و دو کی ہے۔ حالانکہ یہود و نصاریٰ کی دوستی اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع کیا ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔ (المائدۃ)

جو شخص تم (مسلمانوں) میں سے ان (یہود و نصاریٰ) سے یارانہ گانٹھے گا تو وہ ان (یہود و نصاریٰ) میں شمار ہوگا۔ (یہود و نصاریٰ) بڑے ظالم لوگ ہیں) اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

مصری حکومت کی اسرائیل سے اعانت!

اس کی یہ تقریر عالم اسلام کے لیے ایک مصیبتِ عظمیٰ ہے۔ اس نے اپنی کوکھ سے طول و عرض میں پھیلنے والے ایک بہت بڑے فتنے کو جنم دیا ہے۔ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے

سے قاصر ہے۔ کیونکہ ماضی میں کوئی ایسا مسلمان حاکم یا بادشاہ نہیں ہوا جو دینِ اسلام کا دعویدار ہونے کے باوجود اسرائیل کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہو۔ ان سے گہرے روابط رکھے اور اپنے داخلی اور خارجی معاملات میں ان سے اعانت طلب کرے۔ ملک میں اسلام کے شجرِ طوبٰی کو بیخ دین سے اکھاڑنے کے لیے اسرائیل سے گٹھ جوڑ کرے اور تمام دینی جماعتوں کو اکٹھا کر کے ان کے خلاف حکم صادر کرے اور اپنے حکام کو اس کی تعمیل کا فوری حکم دے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مصری حکام کو نصیحت

میں اپنی مخلصانہ نصیحت کا رُخ مصری حکومت کی طرف پھیرتا ہوں کہ وُہ اللہ کے راستہ کی طرف لوٹ آتے اور ان لوگوں کے راستہ سے اجتناب کرے جن پر غضبِ الٰہی نازل ہوا اور جو دین میں غلو کرنے کے باعث راہِ راست سے بھٹک گئے۔ خود ساختہ قوانین کو منسوخ کر کے اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلہ کرے۔ یہ بات دُنیا میں اُن کے لیے عزت وسلامتی کی باعث ہے اور آخرت میں فلاح وکامرانی کی ضامن ہے۔

میں اس مصری حکومت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وُہ اخوان المسلمین اور دیگر اسلامی تنظیموں کی پیروی کرے کیونکہ یہ اعدائے اسلام کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ اسلام کے دشمن تمہارے خیر خواہ کبھی نہیں ہو سکتے۔ وُہ ہمیشہ تمہیں مصیبت اور پریشانی میں مبتلا دیکھنا چاہتے ہیں۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ سے دوستی اور محبت کا رشتہ مت مضبوط کرو (خواہ وُہ زبان سے تمہارے ساتھ پختہ عہد اور میثاق کر لیں کیونکہ ان کے عہد و پیمان کا ہرگز اعتبار نہیں) ان کے آپس میں ایک دوسرے کے گہرے روابط اور مضبوط رشتے ہیں (اس لیے وُہ تمہارے کبھی دوست نہیں ہو سکتے) جو شخص تم میں سے ان سے محبت کی پینگیں بڑھائے گا (خواہ وُہ خود کو مسلمان تصور کرے مگر اللہ کا فیصلہ ہے کہ) وُہ ان (یہود و نصاریٰ) میں شامل ہے۔ (یہود و نصاریٰ) اللہ کے فیصلہ کے مطابق ظالم ہیں، اور ظالم لوگوں کو اللہ تعالیٰ راہِ راست کی ہدایت نہیں کرتا۔ (مائدہ)

نیز ارشادِ الٰہی ہے:

"یہود و نصاریٰ تم سے ہمیشہ نبرد آزما اور برسرِ پیکار رہیں گے حتیٰ کہ اگر ان کا بس چلا تو تمہیں دینِ اسلام سے پھیرنے میں دریغ نہیں کریں گے" (البقرہ)

یہ اللہ کی سنت اور اس کا فرمان ہے۔ اللہ سے زیادہ صادق کون ہو سکتا ہے؟
اللہ کے نیک بندوں سے جنگ کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کو جنگ کے لیے للکارنا ہے، جیسے ایک قدسی حدیث میں آیا ہے:

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ۔ (البخاری)

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی دوست سے عداوت رکھتا ہے تو میری اور اس کی جنگ ٹھن گئی۔

ایسے شخص کو دنیا اور آخرت میں عذاب الٰہی میں مبتلا ہونے کی اطلاع دی گئی۔

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا:

"جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیتے ہیں پھر توبہ نہیں کرتے ان کے لیے جہنم کا عذاب ہوگا وہ عذاب جلا دینے والا ہے۔" (البروج)

یہ ذلت اور خسارہ کا موجب ہے اور عذاب الٰہی کے نازل ہونے کا باعث ہے، جیسے ارشادِ ربانی ہے:

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ہوں گے، یہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے (اللہ پر غلبہ کون پا سکتا ہے؟) وہ تو بہت طاقتور اور غلبے والا ہے۔" (المجادلہ)

یہود و نصاریٰ کی محبت اسلام سے خارج کر دیتی ہے!

میں مصری حکومت کو اس بُرے فعل کے انجام سے ڈراتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں کہ یہود و نصاریٰ سے رشتۂ محبت استوار کرنے اور اہل ایمان سے بغض و کینہ رکھنے سے باز آئے اور یہ اللہ کا فرمان یاد کرے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَرُدُّوْکُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کٰفِرِیْنَ۔ (آل عمران)

اے ایمان والو! اگر تم اہلِ کتاب کے کسی گروہ (یہود یا نصاریٰ) کی اتباع کی (تو یاد رکھو) تمہیں دائرۂ اسلام سے نکال کر کفر تک پہنچا دیں گے۔"

نیز ارشاد ربانی ہے:

"اے ایمان والو! اگر تم نے کفار کی تابعداری کی تو تمہیں ایڑیوں کے بل پھیر دیں گے

(تمہیں حلقۂ کفر میں پہنچا دیں گے، پھر اس میں تمہیں بہت خسارہ ہوگا۔" (آل عمران)

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، "(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) منافقوں کو بتا دو کہ ان کے لیے درد ناک عذاب ہے۔ یہ لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کفار سے یارانے گانٹھتے ہیں۔ کیا یہ ان (کفار) کے ہاں عزت کے متلاشی ہیں؟ حالانکہ عزت کا معاملہ کلی طور پر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔" (النساء)

یہاں پر ان لوگوں کو منافق کہا گیا ہے جو کفار سے دوستی اور محبت کے روابط استوار کرتے ہیں تاکہ ان کی عزت ہو اور ان کے ذریعے اپنی قوت کو مستحکم کریں، حالانکہ عزت کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور عزت کے مستحق صرف اللہ کے رسول اور اس کے نیک بندے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جو شخص یہود و نصاریٰ سے شیر و شکر ہوتا ہے وہ انھیں کا دوست رہ جاتا ہے۔ وہ انہیں کا دوست رہ جاتا ہے۔ اسے اسلام سے کوئی سروکار نہیں اور اس کے تمام روابط اسلام سے منقطع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

"اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ سے محبت و مودت کا رشتہ استوار مت کرو (کیونکہ تمہارے ساتھ ان کی مخلصانہ دوستی کبھی نہیں) تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے مخلصانہ دوستی رکھتے ہیں (یاد رکھو) جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ رشتۂ محبت استوار کرے گا وہ ان میں شمار ہوگا (یعنی دائرہ اسلام سے خارج تصور ہوگا۔")

نیز ان لوگوں کو تنبیہ اور ڈانٹ ڈپٹ کی جو کافروں سے محبت و مودت کے روابط مستحکم کرتے ہیں اور مومنوں سے رشتۂ محبت کو توڑ ڈالتے ہیں۔

"اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار سے یارانہ مت گانٹھو۔ کیا تم (کفار سے گہرے (روابط رکھ کر) چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے خلاف ایک واضح ثبوت مہیا ہو جائے (کہ تم کفار میں شامل ہو)۔" (النساء۔ ع ۲۱)

مزید برآں ارشادِ خداوندی ہے:

"اے ایمان والو! تم اپنے (مسلمانوں کے) سوا کسی سے گہرے مراسم اور روابط مت رکھو، کیونکہ وہ دھوکہ باز ہیں۔ انہیں جب کبھی موقعہ ملا تو تمہارے ساتھ مکر و خداع سے ہرگز دریغ نہیں کریں گے۔ وہ ہمیشہ تمہاری تکلیف کے خواہاں ہیں، وہ منہ سے جو باتیں کرتے ہیں۔ ان سے ان کے غیض و غضب کی آگ برستی ہے اور جو عداوت اور بغض و کینہ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ہم نے

تمہارے سامنے اپنی آیات کو خوب کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ شاید تمہیں کچھ عقل و شعور آجائے۔" (آل عمران ع ۱۲)

اس سلسلہ میں [illegible] بار قرآنی آیات مذکور ہیں۔

اللہ کے دین کی پابندی کرو اے مصر کے حاکمو! اللہ کے بندوں کے معاملہ میں اور اس کی شریعت کے معاملہ میں اس سے ڈرو۔ اللہ کے دین کے داعیوں اور شریعت کے انصار و مددگاروں کے متعلق اپنا موقف تبدیل کرو (دین کے معاملہ میں ان کو حکومت کے پابند بنانے کے بجائے ان کی پیروی کرو)۔ یہ بات کان کھول کر سن لو! کہ اسلامی جمعیتیں اسلام کا ایک مضبوط بند ہیں۔ اسلام پر جارحانہ کاروائیاں کرنے والوں کے خلاف ایک مضبوط ترین اسلحہ ہیں یہ لوگ اسلام کے حامی اور مددگار ہیں۔ تم ان کی پیروی کر کے اللہ کی شریعت کی نشوونما کرو اور اسے فنا ہونے سے بچاؤ۔ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں اپنی جماعت کے مخلص لوگوں سے تعاون کرو۔ پرہیزگار اور نیک لوگوں کا ساتھ دو اور فاسق و فاجر لوگوں کی اعانت مت کرو۔ اگر تم نے اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف اپنے ناپاک منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی تو جیسے تم سے پہلے اپنے منصوبوں میں ہر طرح ناکام ہوئے اسی طرح تمہاری تمام کاروائیاں بے سود اور بے اثر ثابت ہوں گی۔ اللہ کے دین کی مدد کرنے والے اس کی زمین میں ہمیشہ رہیں گے۔ مسلمانوں کے قلوب اپنے بھائیوں کی محبت و الفت کے جذبات سے لبریز رہیں گے اور اسلام کے دشمن اپنی خواہش [illegible] کا خواب شرمندۂ تکمیل ہرگز نہیں دیکھ سکیں گے۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

"وہ کافر نفیِ حق کے لیے طرح طرح کے مکر و فریب کرتے ہیں اور میں بھی ان کی عقوبت کے لیے طرح طرح کی تدبیریں سوچتا ہوں۔ آپ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی مخالفت کے معاملہ کو یونہی رہنے دیجیے، یہ چند روز ہیں اس لیے ان کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے۔" (الطارق)

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے دین (اسلام) سے پھر کر مرتد ہو جائے گا (تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا) عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے بھیجے گا جو اس سے محبت کرنے والے ہوں گے اور وہ ان سے محبت کرے گا (ان کی یہ صفات ہوں گی)

وُہ مومنوں کے لیے از حد مہربان اور کفار کے مقابلہ میں (لوہے کی چٹان کی طرح) سخت ہوں گے۔ وُہ راہِ خدا میں جہاد کے لیے لپکیں گے۔ وُہ (اللہ کے دین کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں) کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو خاطر میں ہرگز نہیں لائیں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے (کہ وُہ حق بات کہنے سے کسی کے سامنے نہیں جھجکتے) وُہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ وُہ بڑے وسیع علم و فضل کا مالک ہے۔" (المائدۃ ۸۶)

ماضی کے واقعات سے عبرت انگیزی

اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو یاد کرو۔ اسی روز ظالموں کا کوئی عذر و بہانہ قبول نہ ہو گا۔ وُہ لعنت کے مستحق ہیں۔ ان کا گھر دوزخ بہت بُرا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نور (اسلام) کو ضرور پُورا کرے گا اور اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا، خواہ یہ بات کافروں کو ناگوار گزرے۔ اللہ کی کتاب میں گذشتہ امتوں کے حالات اور زمانہ ماضی کے جو واقعات مذکور ہیں ان سے عبرت حاصل کرو۔

جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا:

"ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی کچھ نشانیاں اور واضح دلیل دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا (مگر فرعون اور اس کے درباریوں نے ان کی ایک نہ سنی) وُہ فرعون کی تابعداری میں مگن رہے۔ حالانکہ فرعون کی تعمیل کوئی اچھا کام نہیں تھا۔ وُہ قیامت کے روز اپنی قوم کے آگے آگے ہو گا اور ان سب کو جہنم میں داخل کرائے گا (ان میں اچھا کوئی نہیں) جہنم بہت بُرا مقام ہے اور اسی میں داخل شدہ لوگ فرعون اور اس کے تابعدار بھی بُرے ہیں۔ ان پر دنیا میں لعنت پڑی اور قیامت کے روز بھی ان کے گلے میں لعنت کا طوق ہو گا۔ یہ بخشش (لعنت) جو ان کو دی گئی ہے، بہت بُری ہے۔"

اسلام میں دین سیاست سے الگ نہیں!

میں مصری حکام اور ان جیسے دیگر حکام کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی دین لے کر دُنیا میں تشریف لائے تاکہ دین و دنیا کی اصلاح فرمائیں۔ اسلام میں دین اور سیاست کے دو الگ الگ محور نہیں بلکہ سیاست کا دین سے الگ کوئی وجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا معبود اور پروردگار ہے۔ وُہ تمام معاملات میں ان کا رب ہے۔ جس طرح تخلیق کا معاملہ اللہ کے

ہاتھ میں ہے اسی طرح اس کی مخلوقات پر حکمرانی بھی اُسی کی ہے۔ ایسے کبھی نہیں ہو سکتا کہ پیدائش کا معاملہ تو اللہ نے اپنے ذمے لیا ہو مگر اسی کی مخلوقات پر حکم کسی اور کا ہے۔ جو لوگ دین اور سیاست کو دو الگ الگ شعبوں میں تقسیم کرتے ہیں تو دراصل یہ جاہل عوام کے سامنے اسلام کا صحیح خاکہ پیش نہیں کرتے بلکہ ملمع ساز اور جعلسازی سے کام لیتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے بلکہ لوگوں پر زیادتی ہے کہ ان کو اس بات سے ڈرایا جائے کہ دین اور سیاست کو ایک ہی چیز تصور کریں یا سیاست کے ڈانڈے دین کی سرحدوں سے ملائیں۔ کیونکہ بندوں کے تمام امور اسی وقت تک پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتے جب تک اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور اس کے احکام کی مدد نہیں لیتے جو وحی کے ذریعے اس نے اپنے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیے اور تمام دینی اور دنیاوی امور میں اس کے احکام کی پوری طرح پیروی نہیں کرتے۔ اور اپنے اندرونی اور بیرونی معاملات میں شریعت کی روشنی میں اس کے بندوں پر حکومت نہیں کرتے۔ چونکہ وُہ اللہ کے بندے ہیں اس لیے اس کا تقاضا یہ ہے کہ وُہ غیر اللہ کی عبودیت اور پرستش سے بریت کا اظہار کریں۔

اس معاملہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی رائے کیا خوب ہے!

شیخ الاسلام کی رائے "جب تاج و تخت اور مال و دولت کا مرکزی نقطہ نگاہ تقرب الی اللہ ہو اور اس کے راستہ میں خرچ کرنا مطلوب ہو تو دین و دُنیا کی اس میں بہتری ہو گی۔ اگر جہانبانی اور خانقاہی کے دو الگ الگ محور تصور کیے جائیں، دیگر الفاظ میں دین کو حکومت سے الگ تصور کیا جائے تو تمام حالات درہم برہم ہو جائیں گے۔"

(مجموعۃ الفتاوٰی جلد ۲۸ ص ۳۹۴)

دُعا: آخر میں اللہ کے اسمائے حسنٰی اور اس کی بلند صفات کا واسطہ دے کر بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ مصر کے حکام اور دیگر اسلامی ممالک کے حکام کو توفیق بخشے کہ وُہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر عمل پیرا ہوں، اس کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں۔ اُن کا آپس میں اتفاق اتحاد ہو تاکہ اپنی کھوئی ہوئی عظمت اور شان و شوکت بحال کر سکیں اور جو اللہ نے اپنے مومن بندوں سے مدد، اور عزت میں غلبہ دینے کا وعدہ کر رکھا ہے وُہ پورا ہو جیسے اللہ کا ارشاد ہے،

"جو شخص اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرتا ہے، وُہ تو بہت طاقت ور اور بہت غالب ہے۔"

اللہ کے بندوں کو جب ہم تاج وتخت کی ذمے داریاں سونپتے ہیں تو وہ سب سے پہلے نماز کا اہتمام کرتے ہیں پھر زکوٰۃ کی ادائیگی پر توجہ مرکوز کرتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی بجا آوری کرتے ہیں۔ تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ وحسن سلامہ علی نہجہ ونصر شریعتہ واھتدی بھدیہ الی یوم الدین۔

اخبار العالم الاسلامی عدد نمبر ۶۳۵
بابت شعبان ۱۳۹۹ھ

ضروری اطلاع

● بہت سے احباب کی مدت خریداری اس شمارے کے بعد ختم ہو جانے کی بطور اطلاع ان کے نام آنے والے پرچے پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے۔ اپنا پرچہ چیک کرلیں اور نوٹ فرمالیں کہ اس اطلاع کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر آئندہ خریداری جاری رکھنے کی صورت میں سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں یا اگلے ماہ (کا شمارہ) بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں ——— اور اگر خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیں کہ وی پی پی روانہ نہ کیا جاسکے۔

یاد رکھیئے! وی۔ پی۔ پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے

● بعض اوقات تازہ پرچہ محفوظ رکھنے کی خاطر وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے۔ اور وی پی پی وصول ہونے کے فوراً بعد تازہ پرچہ عام ڈاک سے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اسے کسی بددیانتی پر محمول نہ کیا جائے۔ والسلام!

(منیجر)